



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

سوال

(04) احکام حج

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احکام حج

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

احکام حج

از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ

جانتا چلتیہ کہ جس کا ارادہ حج کا ہو اور ہندوستان سے روانہ ہو اور سورت کی راہ سے جہاز پر مکہ معظمہ کی طرف جائے تو چلتیہ کہ جب جہاز یلملم کے سامنے پہنچے تو احرام باندھے اور احرام باندھنے کا چار طریقہ ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے اور اس کو افراد کہتے ہیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھے اور جب مکہ معظمہ میں پہنچے تو عمرہ کے افعال حج کے مینوں میں ادا کر لے اور حلال ہو جائے یعنی احرام اتار دے اور پھر حج کا احرام باندھے اور حج ادا کرے۔ اور اس کو تمتع کہتے ہیں اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ حج کے مینوں کے علاوہ کسی دوسرے مینہ میں عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے مینے یہ ہیں، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور عمرہ کے افعال ادا کر لے اور احرام اتار دے۔ اور چوتھا طریقہ یہ ہے کہ جب میقات پر یا اس کے سامنے پہنچے توج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی ساتھ احرام باندھے اور جب مکہ معظمہ میں پہنچے تو عمرہ کے افعال ادا کرے لیکن ابھی احرام نہ اتار سکے گا۔ بلکہ احرام کی حالت میں رہے گا۔ تو جب حج کے ایام آئیں توج کے افعال ادا کرے اور احرام اتار دے اور اس کو قرآن کہتے ہیں اور یہ قسم یعنی قرآن بہتر اور افضل ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک تمتع اور افراد سے اور جب ارادہ ہو کہ احرام باندھے تو چلتیہ کہ ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کٹوادے اور بغل کے بال منڈوادے اور زیر ناف کے بال دور کر لے اور مونچھ کے بال کٹوا دے یا منڈوادے اور اگر سر منڈوانے کی عادت ہو تو سر بھی منڈوادے، ورنہ صرف کنگھی کرے اور اگر زوجہ یا شرعی لونڈی ہمراہ ہو تو اس کے ساتھ جماع کرے اور خوشبو لگائے اور احرام کے وقت یہ سب افعال کرنا مستحب اور بہتر ہیں لیکن احرام کے واجبات اور ضروریات سے نہیں، پھر وضو کرے اور مستحب ہے کہ غسل کرے اور پاکیزہ اور نئی لنگی اور چادر پہنے یا دھوئی ہوئی لنگی اور چادر پہنے اور دو رکعت نفل کی نماز پڑھے اور اگر قرآن کا ارادہ ہو تو اس طرح نیت کرے :

((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ فَبَسْمِیْ اَلِی، وَتَقْبَلُنِیْا مِنْیْ))

”یعنی اسے پروردگار حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آسان فرما، ان دونوں کو میرے حق میں اور یہ دونوں میری عبادت قبول فرما۔“

اور اگر تمتع کا ارادہ ہو تو اس طرح نیت کرے :

((اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ النُّعْمَةَ فِیْشَرِکَ لِیْ، وَتَقَبَّلْنَا مِنْیْ))

”یعنی اسے پروردگار ارادہ کرتا ہوں عمرہ کا وہ میرے حق میں آسان فرما اور قبول فرما۔“

پھر حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ کے اور تلبیہ کی عبارت یہ ہے :

((لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ النُّعْمَ وَالنِّعْمَ لَکَ وَالْمَلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ))

”یعنی اسے پروردگار! تیری اطاعت کے لیے حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے حاضر ہوں، تحقیق سب حمد تیرے لیے ثابت ہے اور سب نعمت تیری طرف سے ہے، اور ملک تیرے واسطے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

اور ان الفاظ سے کم نہ کرے اور اگر اس سے زیادہ کہے تو مضائقہ نہیں، پھر اس کے بعد اکثر اوقات تلبیہ باواز بلند کہتا رہے، خصوصاً زیادہ بہتر ہے کہ فرض اور نفل کی نماز کے بعد ہمیشہ برابر کہا کرے اور ایسا ہی سحر کے وقت بھی تلبیہ کہتا رہے اور جب قافلہ سے ملاقات ہو تو اس وقت بھی بہتر ہے کہ تلبیہ کہے اور جب میدان میں بلند جگہ پر چڑھے یا بلندی سے نیچے اترے۔ تو اس وقت بھی تلبیہ کہنا بہت بہتر ہے، غرض کہ یہ سفر گویا بمنزلہ نماز کے ہے، تو جیسے نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے ہیں۔ تو تلبیہ یعنی اللہ اکبر کہتے ہیں، اسی طرح اس سفر میں بھی جب بلندی سے نیچے اترے یا نیچے سے بلندی پر چڑھے تو اس وقت تلبیہ کہے۔ بلکہ تلبیہ اکثر ورد زبان رہے اور احرام کی حالت میں واجب ہے کہ چند چیز سے پرہیز کرے، منجملہ اس کے یہ امور ہیں کہ سلاہوا کپڑا نہ پہنے مثلاً کرتہ اور جامہ جبہ اور قبا اور پانجامہ اور بارانی اور موزہ اور دستانہ اور ٹوپی وغیرہ سلاہوا کپڑا نہ پہنے اور جو کپڑا از عفران سے رنگا ہوا ہو یا کسم کے پھول سے رنگا ہوا ہو یا اور کسی خوشبودار رنگ سے رنگا ہو وہ کپڑا بھی استعمال میں نہ لائے اور اگر ہمیانی یعنی ڈوڈو نہ کہ اس میں روپیہ رکھا جاتا ہے، کمر میں باندھے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جماع نہ کرے اور عورت کا بوسہ بھی نہ لے اور نہ اس کو شہوت کی حالت میں پھوٹے، اور نہ کوئی دوسرا ایسا فعل کرے کہ اس سے جماع ہو جانے کا خوف ہو اور بیہودہ بات نہ کہے اور عورتوں کے سامنے جماع کا ذکر زبان پر نہ لائے اور فسق و فجور نہ کرے اور جنگ و جدال نہ کرے اور صحرائی جانور کا شکار نہ کرے حتیٰ کہ نہ اس میں مدد کرے اور نہ اس کی طرف اشارہ کرے اور نہ کوئی دوسرا فعل کرے کہ احتمال ہو کہ اس سے کسی دوسرے شخص کو صحرائی جانور معلوم ہو جائے اور وہ شکار کرے اور دریائی جانور کا شکار مثلاً مچھلی کا شکار جائز ہے اور خوشبو کے استعمال سے پرہیز کرے اور ناخن نہ کٹوائے اور سر اور داڑھی کا بال خطی وغیرہ سے نہ دھوئے اور اپنا منہ اور سر کسی چیز سے نہ پھسپھائے اور سلاہوا کپڑا جس طرح اس کپڑے کے پہننے کا معمول ہو اس طرح نہ پہنے اور اگر خلاف معمول دوسری طرح استعمال کرے تو اس میں مضائقہ نہیں مثلاً کرتہ اور پانجامہ کو لنگی کی طرح پہنے تو اس میں مضائقہ نہیں اور چند جانور ہیں کہ حالت احرام ان کو مار ڈالنا جائز ہے، نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ واجب ہوتا ہے اور وہ جانور یہ ہیں۔ زاغ اور چیل، سانپ اور بگھو، موش اور چوہا، کچھوا اور بھینسا، شغال اور پروانہ، مکھی اور مورچہ، آفتاب پرست اور زنبور پسو اور ساہی مچھر اور درندہ جانور کہ حملہ کرتے ہیں اور باقی جو دوسرے موذی جانور ہیں۔

فرائض حج: حج میں چار چیزیں فرض ہے: اول فرض احرام ہے اور دوسرا فرض عرفات میں ٹھہرنا ہے، عرفہ کے دن اور اس کا وقت عرفہ کے دن زوال کے وقت سے شروع ہوتا ہے اور دوسرے دن یعنی عید الاضحیٰ کی فجر تک باقی رہتا ہے، اور تیسرا فرض طواف زیارت ہے اور عید الاضحیٰ کے دن طواف کرنا افضل ہے۔ اور ایام نحر کے بعد تک طواف کرنے میں دیر کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ اور چوتھا فرض یہ ہے کہ یہ افعال بترتیب ادا کرے، یعنی پہلے احرام باندھے، پھر اس کے بعد عرفات میں وقوف کرے، یعنی ٹھہرے پھر اس کے بعد طواف زیارت کرے اور اگر ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو حج ادا نہ ہوگا۔

واجبات حج: حج میں واجب چند چیز ہے ایک مزدلفہ میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا۔ (۲) دوسرے سعی کرنا درمیان صفا اور مروہ کے۔ (۳) تیسرے کنکری پھینکنا۔ (۴) چوتھے آفاقی پر



واجب ہے، طواف رخصت کرنا۔ (۵) پانچواں سر کا بال منڈانا یا کاٹنا۔ (۶) چھٹے احرام میقات سے باندھنا۔ (۷) ساتواں عرفات میں وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا غروب آفتاب تک۔ (۸) آٹھواں طواف شروع کرنا حجر اسود سے اور بعض علماء کے نزدیک یہ سنت ہے۔ (۹) طواف شروع کرنا دلبنے طرف سے۔ (۱۰) دسویں جب عذر نہ ہوئے تو طواف پیادہ پا کرنا۔ (۱۱) گیارہویں طواف باطہارت کرنا۔ (۱۲) بارہویں طواف میں ستر عورت چھپانا۔ (۱۳) تیرہویں سعی کرنے میں درمیان صفا اور مروہ کے صفا سے شروع کرنا۔ (۱۴) پچودھویں سعی درمیان صفا اور مروہ کے پیادہ پا کرنا جب عذر نہ ہو۔ (۱۵) پندرہویں ذبح کرنا، بکری یا اس کے مانند کوئی دوسرا جانور اور یہ قارن اور متمتع پر واجب ہے۔ (۱۶) سوہویں ہر سات شوط کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (۱۷) سترہویں ترتیب سے کنکری پھینکنا اور بال منڈوانا اور ذبح کرنا۔ اس طرح کہ پہلے کنکری پھینکے، پھر اس کے بعد ذبح کرے، پھر بال منڈوائے، پھر طواف زیارت کرے۔ (۱۸) اٹھارہویں طواف زیارت ایام نحر میں کرنا، یعنی طواف زیارت کرنا عید الاضحیٰ اور اس کے بعد کے دو دن میں۔ (۱۹) انیسویں طواف اس طرح کرنا کہ حطیمہ بھی طواف میں داخل ہو۔ (۲۰) بیسویں سعی درمیان صفا اور مروہ کے کرنا۔ (۲۱) اکیسویں بال منڈوانا مقام معین اور وقت معین میں یعنی حرم کے مقام میں ایام نحر میں بال منڈوانا۔ (۲۲) بائیسویں ممنوعات سے باز رہنا بعد وقوف عرفہ کے مثلاً جماع وغیرہ نہ کرنا۔

سنت : مستحب اور آداب حج میں وہ امور ہیں، جو امور مذکورہ بالا کے علاوہ افعال حج کے ہیں اور جس چیز کے ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے، وہ چیز واجب ہے۔ اور دم سے مراد تین چیزیں ہیں۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری اور بکری کا دم دینا کافی ہے مگر دو صورت میں کافی نہیں ایک یہ کہ طواف فرض جنابت کی حالت میں کیا جائے اور دوسری یہ کہ جماع بعد وقوف کے کیا جائے۔ تو ان دونوں صورت میں بکری کا دم دینا کافی نہیں۔ بلکہ گائے یا اونٹ ذبح کرنا چاہیے، قرآن اور تمتع کی ہدی کے گوشت میں سے خود کھانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے جیسے یہی حکم قربانی کے گوشت کا ہے اور نفلی ہدی کے گوشت میں سے بھی خود کھانا جائز ہے اور ان صورتوں کے علاوہ اور کسی دوسری صورت میں جو حج میں دم دیا جائے اس کا گوشت خود کھانا جائز نہیں اور اگر قرآن اور تمتع کا ہدی دینے سے عاجز ہو تو اس پر لازم ہے کہ دس روزہ لکھے، اس ترتیب سے کہ تین روزہ یوم نحر کے قبل اس ترتیب سے لکھے کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن پڑے اور سات روزہ حج سے فراغت ہونے کے بعد لکھے اور یہ سات روزہ جس جگہ چاہے وہاں لکھے اور اگر بال منڈوانے کے قبل ہدی پر قادر ہو تو اس پر ہدی لازم ہے، روزہ اس کے عوض نہیں ہو سکتا ہے اور جبکہ مکہ معظمہ میں جانے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ غسل کرے اور یہ مستحب ہے اور مکہ معظمہ کی بلند زمین کی طرف سے داخل ہو۔ اور بلندی کی جگہ ٹہرتے ہیں اور اس کو ثیاب ابراہیم بھی کہتے ہیں اور بہ نسبت رات کے دن کو داخل ہونا بہتر ہے اور جب مکہ معظمہ میں داخل ہو تو چاہیے کہ پہلے مسجد حرام جائے پھر اس کے بعد جہاں اپنا مال و اسباب رکھنا منظور ہو، وہاں لکھے اور مستحب ہے کہ جب مسجد حرام میں داخل ہو تو بتلیکے اور بنی شیبہ کے دروازہ کی طرف سے کہ اس کو باب اسلام بھی کہتے ہیں۔ مسجد حرام میں جانے اور نہایت ادب اور تعظیم اور خشوع خضوع اور عاجزی کے ساتھ جانے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑے، یعنی اس کو دیکھے تو تہلیل کرے یعنی یکے اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ، یعنی ”اللہ بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی معبود و قابل پرستش کے سوا اللہ کے۔“ اور جب کعبہ شریف کے اندر جانے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت یاد کرتا ہوا جانے اور طواف عمرہ کا اور طواف قدوم، بجالانے اور یہ امر اس قارن اور مفرد کے لیے سنت ہے کہ وہ مکہ معظمہ کا بتنے والا نہ ہو اور اس طرح طواف کرے کہ پہلے منہ حجر اسود کی طرف کرے تکبیر اور تہلیل لکھے اور جب بوسہ دینے کے واسطے حجر اسود کے پاس جائے تو دونوں ہاتھ اٹھائے جیسے تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھایا جاتا ہے، اور حجر اسود کو بوسہ دے بشرطیکہ ممکن ہو کہ کسی کو بغیر ایذا پہنچانے کے بوسہ دے سکے اور اگر ہجوم اور مجمع زیادہ ہو اور اس سبب سے بوسہ نہ دے سکے تو حجر اسود کو ہاتھ سے مس کر لے اور ہاتھ کو چومے اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو کسی دوسری چیز سے حجر اسود کو مس کر لے اور اس چیز کو چومے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کے سامنے اپنا رخ کرے تکبیر اور تہلیل و حاکے اور درود شریف پڑھے اور طواف حجر اسود کی طرف سے شروع کرے اور سات مرتبہ کعبہ شریف کے گرد گرد طواف کرے اور طواف ساتھ تقليب اضطباع کے کرے اور تقليب اضطباع سے مراد یہ ہے کہ اپنی چادر داہنی بغل کے نیچے کر لے اور دوسرا کنارہ بائیں مونڈھے پر ڈال دے اور اسی یسنت کے ساتھ سات مرتبہ مع حطیم کے طواف کرے اور پہلے جو تین مرتبہ دورہ کرے تو اس میں رمل بھی کرے یعنی تیز چلے اور دونوں مونڈھے ہلاتا ہوا چلے اور جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو جیسا سابق میں مذکور ہوا اسی طرح استلام اور تہلیل و تکبیر لکھے اور درود شریف پڑھے اور استلام حجر اسود سے مراد یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دے۔ بشرطیکہ بوسہ دینے میں دوسرے کو ایذا نہ پہنچائے۔ اور اگر ہجوم کے سبب نہ دے سکے تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چوم لے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی چیز سے حجر اسود کو چھوئے اور وہ چیز چوم لے اور یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے رخ کر کے کھڑا ہو اور جب طواف ختم ہو جائے تو اس وقت بھی ایسا ہی کرے اور بہتر ہے کہ رکن یمانی کو بوسہ دے اور رکن ایمانی حجر اسود کے مقابلہ میں ہے پھر اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور یہ نماز حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور یہ نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھے اور اگر بسبب ہجوم کے وہاں نہ پڑھ سکے تو مسجد حرام میں جہاں چاہے، وہاں پڑھے اور پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے اور نماز کے بعد اپنی مراد کے لیے دعا کرے اور چاہہاں زمزم پر جائے اور زم زم کا پانی شکم سیر ہو کہ پیئے اور پھر ملزم کے مقام میں



آئے اور حجر اسود کو بوسہ دے تکبیر اور تہلیل کرے اور درود شریف پڑھے اور مفرد کے حق میں بہتر ہے کہ طواف زیارت کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے اور اگر بعد طواف قدوم کے سعی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور مسجد حرام سے باہر نکل کر صفا کے پاس آئے اور صفا کے اوپر اس قدر بلندی پر جائے کہ وہاں سے خانہ کعبہ نظر آئے اور وہاں کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھائے اور تکبیر اور تہلیل اور تمحید کے اور درود شریف پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر اتر کر مروہ کے پاس آئے اور مشی کرے اور جب بطن وادی میں پہنچے تو میل انحر سے دوسرے میل تک سعی کرے یعنی تیز چلا جائے اور مروہ کے اوپر جائے اور قبلہ رو کھڑا ہو، حمد اور تہلیل و شتا کرے اور درود شریف پڑھے اور جس طرح صفا پر تکبیر اور رفع یدین کیا جاتا ہے، اسی طرح یہاں بھی کرے اور اسی طرح سات مرتبہ آمد و رفت کرے، صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور سعی میں شرط ہے کہ طواف کے بعد ہو اور اگر طواف کے قبل سعی کرے تو ضرور ہے کہ پھر دوبارہ سعی کرے اور اس سعی کے لیے طہارت ضرور نہیں اور اگر باطہاعت سعی کرے، تو افضل ہے اور اولیٰ ہے بلکہ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے بھی طہارت شرط نہیں اور طواف کے لیے طہارت ضروری ہے اور طواف اور سعی کرنے کے وقت بات کرنا مکروہ ہے اور جب سعی سے فارغ ہو تو پھر مسجد حرام میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے اور یہ بہتر ہے واجب نہیں، پھر اس کے بعد مکہ معظمہ میں اقامت کرے اور جس قدر چاہے نفل کے طور پر طواف کرے اور اگر احرام اتار ڈالا ہو تو تردید کے دن یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو پھر حج کا احرام باندھے اور اگر ساتویں ذی الحجہ کو امام خطبہ پڑھے اور اس میں حج کے احکام بیان کرے مثلاً عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے جانا اور کنکری پھینکنا اور بال مند وانا اور جانور ذبح کرنا طواف کرنا اور منیٰ میں رہنا وغیرہ حج کے احکام بیان کرے تو بہتر ہے یہ خطبہ سننے اور ایسا ہی عرفہ کے دن عرفات میں امام خطبہ پڑھے اور سب لوگ سنیں اور گیارہویں ذی الحجہ کو منیٰ میں حج کے احکام بیان کیے جاتے ہیں تو چلتے ہیں وہ بھی سنے اور آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھے ہوئے فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے پر منیٰ میں جائے اور اگر ظہر پڑھ کر کے جائے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں اور عرفہ کی رات منیٰ میں گزارے اور فجر کی نماز تاریکی میں عرفہ کے دن پڑھے اور اس کے بعد عرفات کی طرف چلے اور اگر آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں نہ آئے اور صرف عرفہ کے دن عرفات میں جائے تو یہ بھی جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہے اور عرفات میں جہاں چاہے وہاں اترے مگر بطن عرفہ میں نہ اترے اور افضل ہے کہ پہاڑ کے نزدیک ٹھہرے اور سنت ہے کہ عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرے اور فرض ہے کہ عرفات میں ٹھہرے کہ بغیر اس کے حج ادا نہیں ہوتا ہے اور امام کا خطبہ سننے اور امام کے ساتھ احرام باندھے ہوئے ظہر اور عصر کی دونوں نماز ایک ساتھ پڑھے اور نہایت خشوع خضوع اور خلوص کے ساتھ استغفار اور تلبیہ اور تہلیل تسبیح اور شتا کرے، اور درود شریف پڑھے اور اپنی حاجت کے واسطے دعا مانگے اور آفتاب غروب ہونے وقت امام کے ہمراہ مزدلفہ میں جائے اور اثناء راہ میں استغفار، تلبیہ، ذکر اور حمد بہت کرے اور درود شریف اکثر پڑھتا رہے اور مزدلفہ میں جا کر امام کے ساتھ مغرب اور عشاء کی دونوں نماز ایک ساتھ پڑھے اور عشاء کے بعد رات وہیں گزارے اور رات کو وہاں رہنا واجب ہے۔ اور مستحب ہے کہ تمام رات نماز اور قرآن مجید کی تلاوت ذکر اور دعائیں مشغول رہے اور بیدار رہے اور بے مجرد فجر ہونے کے تاریکی میں فجر کی نماز ادا کرے اور جہاں چاہے مزدلفہ میں ٹھہرے، مگر وادی محسر میں نہ ٹھہرے اور جب اس وادی میں گزرے تو نہایت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکل جائے اور فجر کے بعد روشنی ہونے تک وہاں ٹھہرا رہے اور جب روشنی ہو جائے تو منیٰ کی طرف آئے اور منیٰ حمرہ عقبہ پر سات کنکری پھینکے اور ہر کنکری پھینکنے کے وقت تکبیر کہے اور جب پہلی کنکری پھینکے تو تلبیہ موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر بال مند وائے یا بال کتر وائے اور اس کے بعد مکہ معظمہ میں آئے اور طواف زیارت کرے اور اگر پہلے سعی کر چکا ہو تو اس وقت سعی کی ضرورت نہیں اور اگر پہلے سعی نہ کی ہو تو طواف زیارت کے بعد سعی کرے اور سعی کا طریقہ اوپر مذکور ہوا ہے اور بال مند وائے کے بعد مستحب ہے کہ ناخن کٹوائے اور مونچھ کا بال کٹوائے اور زیر ناف کا بال دور کرے اور جو چیز احرام کی وجہ سے حرام تھی وہ سب چیز اس کے لیے بال مند وائے کے بعد حلال ہو جاتی ہے، مگر جماع اور تواج جماع کا حلال نہیں ہوتا ہے بلکہ جماع اور تواج اس کا طواف زیارت کے بعد حلال ہوتا ہے اور طواف زیارت کے بعد منیٰ میں آئے اور تین رات وہاں شب باش رہے اور دن کے وقت مکہ معظمہ میں جا کر کعبہ کی زیارت کا طواف کرے اور رات کے وقت منیٰ میں اقامت کرے اور یوم نحر سے دوسرے دن تینوں حمرہ پر کنکری پھینکے پہلا حمرہ مسجد خیف کے متصل ہے، اس حمرہ پر سات کنکری پھینکے، پھر اس کے بعد حمرہ وسطیٰ پر کنکری پھینکے پھر اس کے بعد حمرہ عقبہ پر کنکری پھینکے اور کنکری پھینکنے کے وقت تکبیر کہے اور اسی طرح تیسرے دن بھی تینوں حمرہ پر سات کنکری پھینکے اور چوتھے دن بھی وہاں رہے تو اس پر لازم ہو گا کہ اس دن بھی تینوں حمرہ پر کنکری پھینکے اور اگر وہاں سے کوچ کیا تو اس کے ذمہ سے رمی ساقط ہو جائے گی، اور رمی کا وقت ان تینوں دن میں زوال کے بعد ہے لیکن چوتھے دن اگر فجر کے بعد قبل زوال کے رمی کرے تو جائز ہے مگر مستحب اور مسنون ہے کہ زوال کے بعد رمی کرے، دوسرے اور تیسرے دن زوال کے قبل رمی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ کنکری چھوٹی چھوٹی ہو بہت بڑی نہ ہو اور پاک ہو اور کنکری حمرات کے نزدیک سے نہ اٹھائے بلکہ مزدلفہ میں یا راہ میں لے لے اور انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی کے درمیان کنکری لے کر پھینکے اور رمی کے وقت حمرات سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر نہ رہے اور اگر زیادہ فاصلہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جس رمی کے بعد پھر رمی ہے وہ رمی پیادہ پا کرے اور جس رمی کے بعد رمی نہیں، اس میں دونوں برابر ہے۔ چاہے پیادہ رمی کرے چاہے سوار ہو کر رمی کرے اور وادی میں کھڑا ہو اور اوپر کنکری پھینکے اور چاہے کہ کنکری پھینکتے



وقت منیٰ دلہنے طرف ہوا اور کعبہ شریف بنائیں طرف ہوا اور اگر کنکری حمرات سے دور کرے گی تو کنکری پھینکنا درست نہ ہوگا چاہے کہ کنکری حمرات پر پڑے یا اس کے نزدیک گرے اور دلہنے ہاتھ سے پھینکے اور ہر کنکری علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر سب کنکری ایک ہی مرتبہ ہاتھ میں لے کر پھینک دے تو درست نہیں وہ صرف ایک مرتبہ پھینکنا شمار ہوگا اور ان افعال کے بعد وادی محض میں آئے اور وہاں ایک ساعت ٹھہرے اور پھر مکہ معظمہ میں جانے اور طواف صدر کر لے اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وہاں سے مراجعت کرنے کا ارادہ ہو، ورنہ مکہ معظمہ میں جانے اور وہاں اقامت کرے اور یہ طواف واجب ہے اور اس طواف میں رمل اور سعی نہیں اور طواف کے بعد چاہہاں زم زم پر جائے اور شکم سیر ہو کر زم زم کا پانی پیئے اور چند مرتبہ کر کے پانی پیئے اور ہر مرتبہ کعبہ شریف کی طرف نظر کر کے پانی پیئے اور اپنے منہ سر اور بدن میں بھی زم زم کا پانی لے اور پھر بیت اللہ کی طرف آئے اور اگر ہو سکے تو کعبہ شریف کے اندر داخل ہو اور اندر داخل ہونا ممکن نہ ہو تو آستانہ اور مقام ملترم کو بوسہ دے اور اپنا منہ اور سینہ اس پر رکھے اور ملترم سے سینہ کو پنا دے اور کعبہ کا آستانہ پکڑے اور نہایت گریہ وزاری کرے اور اس وقت بھی تکبیر و تہلیل وغیرہ اشغال واذکار اور حمد و ثنا میں مشغول رہے اور اپنی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کرے اور کعبہ شریف کی طرف منہ کیے ہوئے پس پامجد حرام سے باہر آئے اور جہاں چاہے وہاں روانہ ہو اور عمرہ سنت ہے واجب نہیں اور ہر سال چند مرتبہ ادا ہو سکتا ہے اور عمرہ کا وقت تمام سال ہے، مگر ایام حج میں مکروہ ہے اور ایام حج کا روز عرفہ اور روز نحر اور ایام تشریق ہے اور ایام حج میں بھی عمرہ اس کے حق میں مکروہ کہ وہ قارن نہ ہو اور عمرہ میں احرام اور طواف ہوتا ہے اور عمرہ میں واجب دو چیز ہے ایک سعی کرنا درمیان صفا اور مروہ کے اور دوسرے بال مندوانا یا کتر وانا اور حج میں جو شرائط ہیں وہی عمرہ میں بھی شرائط ہیں اور حج میں جو سنن اور آداب ہیں وہی عمرہ میں بھی سنن اور آداب ہیں اور احکام بنایات کے یہ ہیں کہ اگر محرم کسی ایک عضو میں کامل طور پر خوشبو استعمال کرے یا اپنے سر میں مہندی کا خضاب لگائے یا روغن زیتون استعمال کرے یعنی بدن میں لگائے یا ایک روز تمام دن سلا ہوا کپڑا اس طرح پہنے رہے کہ اسی طرح وہ کپڑا پہننے کا معمول ہو یا ایک روز تمام دن اپنا سر چھپائے رہے یا چوتھائی سر کا بال مندوا دے یا ایک بغل دور کرے یا زیر ناف کا بال دور کرے یا گردن کا بال دور کرے یا اپنے ہاتھ کے ناخن کٹوا دے یا دونوں پاؤں کا ناخن کٹوائے یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کا ناخن کٹوائے یا طواف قدوم یا طواف صدر جنابت کی حالت میں کرے یا طواف فرض بلا وضو کرے یا عرفات سے جودن واپس آنے کا ہے، اس سے پہلے پھر آئے یا سعی ترک کرے یا مزدلفہ کا وقوف ترک کرے یا ایک دن کی رمی ترک کرے یا رمی ترک کرے یا احرام کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لے یا اپنی عورت کو شہوت کے ساتھ چھوئے یا سر مندوائے یا ام نحر سے تاخیر کرے یا طواف زیارت میں ایام نحر سے تاخیر کرے یا حج کے اعمال سے کوئی عمل دوسرے عمل پر شرع کے خلاف مقدم کرے مثلاً رمی کے قبل سر مندوائے یا جانور ذبح کرنے کے قبل سر مندوائے تو ان سب صورتوں میں دم واجب ہے اور اگر قارن نے جانور ذبح کرنے کے قبل سر مندوایا تو اس پر دو دم لازم آئے گا اور اگر احرام کی حالت میں کسی عضو میں خوشبو لگائے مگر اس عضو میں تمام جگہ خوشبو نہ لگایا یا اپنا سر چھپائے یا ایک دن سے کم وقت سلا ہوا کپڑا پہنے رہے یا چوتھائی سر سے کم سر مندوائے یا پانچ انگلی سے کم انگلی کا ناخن کٹوائے مگر ایک ہی جگہ نہ کٹوائے بلکہ دو تین جگہ کٹوا دے یا طواف قدوم یا طواف صدر بلا وضو کرے یا تین جمرہ سے کسی ایک جمرہ کی رمی بعد یوم نحر کے ترک کرے یا دوسرے کا سر منڈوئے تو ان صورتوں میں صدقہ واجب ہے اور صدقہ آدھا صاع گیہوں دینا چاہیے اور اگر محرم کو بیماری کا عذر ہو اور اس وجہ سے خوشبو استعمال کرے یا بال مندوائے یا سلا ہوا کپڑا پہنے تو اس صورت میں محرم پر لازم آئے گا کہ تین چیز سے کوئی ایک چیز عمل میں لائے یعنی ایک بخری ذبح کرے یا چھ مسکین کو تین صاع گیہوں تین دن تک ہر روز دے اس طرح کہ ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع دے اور تین دن پے در پے دے یا متفرق دے یا تین دن روزہ رکھے اور اگر محرم صحرائی جانور کا شکار کرے یا اشارہ وغیرہ دوسرے کو شکار کے جانور سے آگاہ کرے تو اس پر جزا لازم آئے گی اور جس جگہ شکار کرے وہاں اس جانور کی جو قیمت ہو وہی اس کی جزا ہوگی، پھر اس قیمت سے ہدی خرید کرے اور وہ ہدی مکہ معظمہ میں ذبح کرے یا گیہوں خرید کرے اور چھ مسکین کو ہر روز نصف نصف صاع تین دن تک دے اور تین دن پے در پے دے یا متفرق دے یا ایک ایک صاع خرمیا چھ مسکین کو گیہوں یا جوہینے کے بدلے میں ایک روزہ رکھے اور یہ بنایات قصد اگرے یا سو او ہو دونوں صورت میں ایک ہی حکم ہے اور ایسا ہی اس کو معلوم ہو کہ یہ جنابت ہے یا نہ معلوم ہو دونوں برابر ہے اور خوشی سے کرے یا کسی غیر کے جبر کرنے سے کرے تو دم لازم آئے گا اور اگر محرم خالص خوشبو زیادہ استعمال کرے تو دم لازم آئے گا اور اگر محرم خوشبو دار چیز سونگھے یا خوشبو دار میوہ سونگھے تو اس پر کوئی امر لازم نہ آئے گا مگر یہ فعل مکروہ ہے اور اگر محرم جوئیں مار ڈالے تو کچھ گیہوں مثلاً ایک مٹھی کے انداز سے صدقہ دے اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اپنے بدن یا اپنے سر یا اپنے کپڑے سے جوئیں نکال کر مار ڈالے اور اگر زمین سے اٹھا کر مار ڈالے تو کچھ لازم نہ آئے گا اور اگر کپڑا دھوپ میں اس عرض سے نہ ڈالے کہ جوئیں وغیرہ مرجائیں اور اگر ایسا کرے اور جوئیں مرجائیں تو اس پر لازم آئے گا کہ نصف صاع گیہوں دے اور اگر کپڑا دھوپ میں خشک ہونے کی غرض سے ڈالے اور یہ غرض نہ ہو کہ جوئیں مرجائیں لیکن دھوپ میں کپڑا رکھنے سے اتفاقاً جوئیں مرجائیں تو اس پر کچھ لازم نہ آئے گا۔ (فقط فتاویٰ عزیزی جلد ۲ ص ۸۸) (المطباع الکھنو)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 08 ص 31-39